روزنامہ **الفضل** ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۳۵۴

فون ۱۴۴۹۰

ایڈیٹر نسیم سیفی

جلد ۴۳-۷۸ نمبر ۲۷۹ | اتوار ۲۷-۲ جمادی الثانی ۱۴۱۴ھ ' ۱۲- فتح ۱۳۷۲ ھش ' ۱۲- دسمبر ۹۳ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

## محترم شیخ محمد حنیف صاحب سابق امیر جماعت کوئٹہ انتقال فرما گئے

احباب کرام کو افسوس سے اطلاع دی جاتی ہے کہ محترم شیخ محمد حنیف صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ جمعہ کے روز لاہور میں انتقال فرما گئے۔ ان کا جنازہ ربوہ لایا گیا۔ جہاں جمعہ کے روز مغرب کے وقت بیت المبارک میں محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت نے جنازہ پڑھایا۔ اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد دعا کرائی۔ محترم شیخ صاحب ۲۸ سال کوئٹہ کی جماعت کے امیر رہے۔ متعدد جماعتی اداروں کے ممبر رہے۔ آپ آج کل ماڈل ٹاؤن لاہور میں مقیم تھے۔ احباب سے ان کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

## ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

اس زمانہ میں مذہب کے نام سے بڑی نفرت ظاہر کی جاتی ہے اور مذہب حقّہ کی طرف آنا' تو گویا موت کے منہ میں جانا ہے۔ مذہب حق وہ ہے جس پر باطنی شریعت بھی شہادت دے اٹھے' مثلاً ہم (دین حق) کے اصول توحید کو پیش کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہی حقّانی تعلیم ہے کیونکہ انسان کی فطرت میں توحید کی تعلیم ہے اور نظارۂ قدرت بھی اس پر شہادت دیتا ہے۔ خدا تعالیٰ نے مخلوق کو متفرق پیدا کر کے وحدت ہی کی طرف کھینچا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وحدت ہی منظور تھی۔ پانی کا ایک قطرہ اگر چھوڑیں۔ تو وہ گول ہو گا۔ چاند' سورج سب اجرام فلکی گول ہیں اور کرویت وحدت کو چاہتی ہے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۲۱۹)

## ہر امر میں خدا تعالیٰ کی رضا کو مقدم رکھیں

(حضرت امام جماعت احمدیہ الاول)

ہماری جماعت امام کے ہاتھ پر معاہدہ کرتی ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ رنج میں۔ راحت میں۔ عسر میں یسر میں قدم آگے بڑھاؤں گا۔ بغاوت اور شرارت کی راہوں سے بچنے کا اقرار کرتا ہے۔ غرض ایک عظیم الشان معاہدہ ہوتا ہے پھر دیکھا جاوے کہ نفسانی اغراض اور دنیوی مقاصد کی طرف قدم بڑھاتا ہے یا دین کو مقدم کرتا ہے۔ عامہ مخلوقات کے ساتھ نیکی اور مسلمانوں کے ساتھ خصوصاً نیکی کرتا ہے یا نہیں۔ ہر امر میں خدا تعالیٰ کی رضا کو مقدم رکھے مقدمہ ہو تو جھوٹے گواہوں۔ جعلی دستاویزوں سے محترز رہے۔ دوسروں کو فائدہ پہنچانے کے لئے وعظ کہنا بھی مفید امر ہے اس سے انسان اپنے آپ کو بھی درست بنا سکتا ہے۔ جب دوسروں کو نصیحت کرتا ہے تو اپنے دل پر چوٹ لگتی ہے۔

امر بالمعروف میں ابرار کی ایک صفت ہے اور پھر قسم قسم کی بدیوں سے رکتا ہے۔ المختصر (-) جب خود بھلائی حاصل کرتے ہیں ظالم لنفسہ ہوتے ہیں تو دوسروں تک بھی پہنچاتے ہیں۔ (-) جو معاہدہ جناب الٰہی سے کیا ہو اس کو وفاداری سے پورا کرے۔ اور نیکی یوں حاصل کرے کہ میرے ہی افعال نتائج پیدا کریں۔ ایک فلسفی مسلمان کا قول ہے۔ ؎

گندم از گندم بروید جو ز جو
از مکافاتِ عمل غافل مشو

(-) اور کھانا دینے میں دلیر ہوتے ہیں۔ مسکینوں۔ یتیموں اور اسیروں کو کھلاتے ہیں۔ کلام الٰہی میں لباس اور مکان دینے کی تاکید نہیں آئی۔ جس قدر کھانا کھلانے کی آئی ہے۔ ان لوگوں کو خدا نے کافر کہا ہے جو بھوکے کو کہہ دیتے ہیں کہ میاں تم کو خدا ہی دے دیتا اگر دینا منظور ہوتا۔ "کلام الٰہی" کے دل سورہ یٰسین میں ایسا لکھا ہے۔ (اور کافر ایمان والوں سے کہتے ہیں کہ کیا ہم انہیں کھانا کھلائیں۔ اگر اللہ تعالیٰ چاہتا تو خود انہیں کھانا دے دیتا) آجکل چونکہ قحط ہو رہا ہے انسان اس نصیحت کو یاد رکھے اور دوسرے بھوکوں کی خبر لینے کو بقدر وسعت تیار رہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی محبت کے لئے یتیموں۔ مسکینوں اور پابند بلا کو کھانا دیتا رہے۔ مگر صرف اللہ کے لئے دے۔ یہ تو جسمانی کھانا ہے۔ روحانی کھانا ایمان کی باتیں رضا الٰہی اور قرب کی باتیں یہاں تک کہ مکالمہ الٰہیہ تک پہنچا دینا۔ اسی رنگ میں رنگین ہوتا ہے۔ یہ بھی طعام ہے وہ جسم کی غذا ہے۔ یہ روح کی غذا۔ منشاء یہ ہو کہ اس لئے کھانا پہنچاتے ہیں کہ (-) ہم اپنے رب سے ایک دن سے جو عبوس اور قمطریر ہے ڈرتے ہیں۔ عبوس تنگی کو کہتے ہیں۔ قمطریر دراز یعنی قیامت کا دن تنگی کا ہو گا۔ اور لمبا ہو گا۔ بھوکوں کی مدد کرنے سے خدا تعالیٰ قحط کی تنگی اور درازی سے بھی نجات دیتا ہے۔

(از خطبہ ۲۰/ اکتوبر ۱۸۹۹ء)

## محترم شیخ لطف الرحمان صاحب کو سپرد خاک کر دیا گیا

ربوہ=۹- دسمبر۔ محترم شیخ لطف الرحمان صاحب کو آج یہاں بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ آپ حضرت منشی عظیم الرحمان صاحب رفیق حضرت بانی سلسلہ کے بیٹے تھے۔ آپ کی عمر ۷۲ سال تھی۔ ان کی وفات چند دن قبل لندن میں ہوئی تھی۔

محترم شیخ صاحب کا جنازہ لندن میں منگل ۷- دسمبر ۹۳ء کو سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے بیت الفضل میں پڑھایا۔ حضور نے چہرہ دیکھا اور دعا کی۔ جنازہ بعد ازاں پاکستان لایا گیا۔ آج دن کے ساڑھے نو بجے کے قریب محترم شیخ مبارک احمد صاحب سابق مربی انچارج امریکہ نے جنازہ پڑھایا جس کے بعد بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی جہاں قبر تیار ہونے پر محترم مولانا ابو المنیر نور الحق صاحب نے دعا کرائی۔ محترم شیخ لطف الرحمان صاحب محترم صاحبزادہ مرزا رفیق احمد صاحب کے سمدھی تھے۔ محترم شیخ صاحب حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپور تھلوی رفیق حضرت بانی سلسلہ کے نواسے تھے۔

احباب کرام سے آپ کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

## سابق صدر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان محترم حافظ مظفر احمد صاحب کی تقریب الوداع

ربوہ= ۲/ دسمبر۔ مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے سابق صدر محترم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد کا عہدِ صدارت ختم ہونے کے بعد ان کے مجلس انصار اللہ میں جانے کے موقعہ پر آج ایوان محمود ربوہ میں ایک تقریب الوداع

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah


| روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر : آغا سیف اللہ- پرنٹر : قاضی منیر احمد<br>مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ<br>مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ | قیمت<br>دو روپیہ |
|---|---|---|

۱۲ / فتح ۷۲ ۱۳ ہش ۱۲ / دسمبر ۱۹۹۳ء


# یقین اور اعتماد

سوچنا تو انسان کا خاصہ ہے۔ ہر قدم سوچ سمجھ کر اٹھانا پڑتا ہے۔ ہر بات کے مختلف زاویوں پر نظر رکھنی پڑتی ہے۔ اگر ایسا نہ کیا جائے تو غلطی کا امکان ہوتا ہے۔ اور جب کوئی شخص غلطی کرتا ہے تو دیکھنے والے کہتے ہیں کہ بے سوچے سمجھے کام کیا ہے۔ اگر ذار سا غور کرلیتا۔ ذرا سا سوچ لیتا تو یہ نوبت نہ آتی۔

لیکن ہر بات کی طرح سوچ کے بھی دو پہلو ہیں۔ دو زاوئے ہیں ایک اچھا ایک برا۔ اچھی سوچ اچھا زاویہ۔ اور بری سوچ برا زاویہ۔ بری سوچ کو بد ظنی کہتے ہیں۔ سوچنا تو ضرور چاہئے لیکن اچھا سوچنا چاہئے درست اور مفید پہلوؤں کو مد نظر رکھنا چاہئے۔ ہر تفتیش کے لئے سوچ کی ضرورت ہے اور ہر تحقیق کے لئے سوچ کی ضرورت ہے لیکن اگر غلط سوچ سوچ کر اور اس کے غلط پہلوؤں کو سامنے رکھ کر آگے بڑھا جائے تو نتیجہ غلط بھی نکلے گا اور ضرر رساں بھی۔

حقیقت یہ ہے کہ انسانی معاشرہ کا قیام اور اس کا استحکام سوچ کے درست زاویوں پر منحصر ہے۔ اگر ہم ملنے والے کے متعلق یہ سمجھیں کہ شاید یہ ہمارا دشمن ہی ہو تو زندگی دو بھر ہو جائے۔ ہم ہزاروں لوگوں سے ملتے ہیں۔ اور اس طرح ملتے ہیں کہ گویا وہ ہمارے دوست ہیں۔ اگر دوست نہیں تو دشمن بھی نہیں اور اسی سے معاشرہ تشکیل پاتا ہے۔ اسی لئے کہتے ہیں کہ ہر شخص کو بے گناہ سمجھیں جب تک کہ اس کا کوئی گناہ سامنے نہ آجائے۔ یہ حسن ظن ہے۔ اور حسن ظن ہی معاشرہ کی تشکیل کا باعث بنتا ہے۔ انسان بدظنی کر کے تو خدا سے بھی دور ہو جاتا ہے۔ اور اس طرح اپنی زندگی کے مقصد کو کھو دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ بھی فرماتا ہے کہ میں اپنے بندے کے خیال کے مطابق ہو جاتا ہوں وہ میرے متعلق اچھا سوچتا ہے تو میں اس کے لئے اچھے اچھے کام ہی کرتا ہوں۔ اگر وہ میرے متعلق برا سوچتا ہے تو میں بھی اس کے ساتھ مہربانی کا سلوک نہیں کرتا۔

پس حسن ظن ہی کرنا چاہئے۔ سوچ کے زاوئے اچھے اور نیک ہوں تو ہر طرف یقین اور اعتماد کی فضا پیدا ہوتی ہے۔

یقین اور اعتماد ہماری زندگی کا لازمی حصہ ہیں۔

کاروبارِ زندگی کا لازمہ ہے اعتماد
بے یقینی سے تو کوئی کام ہو سکتا نہیں
مضطرب کا جاگنا بھی ہے فقط آزارِ جاں
اور دل بے چین ہو تو کوئی سو سکتا نہیں

ابوالاقبال

---

جو ہو تاثیر تیری اللہ ھُو میں
مجسم ہو تجلّی چار سُو میں

جو لرزاں ہے تری آنکھوں میں ساقی
یہ شعلہ ڈال دے میرے لہو میں

بنا کر بیکراں طوفان مجھ کو
اٹھایا ہے ذرا سی آبجُو میں

گر اپنے نُور سے ہو تُو منوّر
تو مہر و ماہ تیرے گرد گھومیں

جھکے ابلیس کے آگے وہ آدم
فرشتے پاؤں جس آدم کے چُومیں

میسّر جامِ جم بھی ہو تو پھر کیا
اگر گردش نہیں تیرے لہو میں

حرارت ہو ترے سجدے میں تنویر
ملیں آنسو اگر آبِ وضُو میں

روشن دین تنویر

## قرارداد تعزیت

بروفات محترمہ فیفیہ مہدی صاحبہ

ہم ممبرات مجلس عاملہ اور کارکنات لجنہ اماء اللہ وان اپنے حلقے کی انتہائی نیک، مخلص، محنتی اور جانباز کارکن محترمہ فیفیہ مہدی صاحبہ کی اچانک وفات پر دلی تعزیت کا اظہار کرتی ہیں۔

موصوفہ کچھ عرصہ سے سردرد جیسے معمولی مرض میں مبتلا تھیں جو کہ آخر میں آکر برین ٹیومر تشخیص کیا گیا۔ لیکن علاج شروع کرنے سے پہلے ہی ہماری پیاری بہن بعمر ۴۷ سال اکیس اکتوبر بروز جمعرات ۱۹۹۳ء اپنے مولائے حقیقی سے جاملیں۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

موصوفہ نہایت فرض شناس، متقی، پرہیزگار، خوش اخلاق اور خوش مزاج ہونے کے ساتھ ساتھ اور بھی کئی صفات کی مالکہ تھیں۔ جماعت کا ہر کام انتہائی تندھی اور خاموشی سے سرانجام دیتیں۔ جماعت احمدیہ کینیڈا کی پہلی بیت الذکر کی تعمیر میں ہر قسم کی قربانیاں دینے میں صف اول میں شامل تھیں۔

باقی صفحہ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی- اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے۔

# لجنہ کالم

حکیم فضل دین صاحب جو ہمارے سلسلہ کے (اولین لوگوں) میں سے ہوئے ہیں۔ ان کی دو بیویاں تھیں۔ ایک دن حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے نے فرمایا۔

"مہر (دینی حکم ہے) اور ضرور عورتوں کو دینا چاہئے۔" اس پر حکیم صاحب نے کہا "میری بیویوں نے مجھے معاف کر دیا ہوا ہے" حضرت صاحب نے فرمایا "کیا آپ نے ان کے ہاتھ میں رکھ کر معاف کرایا تھا۔" کہنے لگے "نہیں حضور یونہی کہا تھا اور انہوں نے معاف کر دیا۔" حضرت صاحب نے فرمایا "پہلے آپ ان کی جھولی میں ڈالیں پھر ان سے معاف کرائیں (یہ بھی ادنیٰ درجہ ہے اصل بات یہی ہے کہ مال عورت کے پاس کم از کم ایک سال رہنا چاہئے۔ اور پھر اس عرصہ کے بعد اگر وہ معاف کرے تو درست ہے)

ان کی بیویوں کا مہر پانچ پانچ سو روپیہ تھا۔ حکیم صاحب نے کہیں سے قرض لے کر پانچ پانچ سو روپیہ ان کو دے دیا اور کہنے لگے تمہیں یاد ہے تم نے اپنا مہر مجھے معاف کیا ہوا ہے۔ سو اب مجھے یہ واپس دے دو۔ اس پر انہوں نے کہا اس وقت ہمیں کیا معلوم تھا کہ آپ نے دے دینا ہے۔ اس وجہ سے کہہ دیا تھا کہ معاف کیا۔ اب ہم نہیں دیں گی۔ حکیم صاحب نے آکر یہ واقعہ حضرت صاحب کو سنایا کہ میں نے اس خیال سے کہ روپیہ مجھے واپس مل جائے گا۔ ایک ہزار روپیہ قرض لے کر مہر دیا تھا مگر روپیہ لے کر انہوں نے معاف کرنے سے انکار کر دیا۔ حضرت صاحب یہ سن کر بہت ہنسے اور فرمانے لگے درست بات یہی ہے کہ پہلے عورت کو مہر ادا کیا جائے۔ اور کچھ عرصہ کے بعد اگر وہ معاف کرنا چاہے تو کر دے ورنہ دئے بغیر معاف کرانے کی صورت میں تو "مفت کرم داشتن" والی بات ہوتی ہے۔ عورت سمجھتی ہے نہ انہوں نے مہر دیا اور نہ دیں گے چلو یہ کہتے جو ہیں معاف کر دو۔ مفت کا احسان ہی ہے نا۔ تو جب عورت کو مہر مل جائے۔ پھر اگر وہ خوشی سے دے۔ تو درست ہے ورنہ دس لاکھ روپیہ بھی اس کا مہر ہو مگر اس کو ملا نہیں تو وہ دے دے گی۔ کیونکہ وہ جانتی ہے کہ میں نے جیب سے نکال کے تو کچھ دینا نہیں صرف زبانی جمع خرچ ہے۔ اس میں کیا حرج ہے۔ پس عورتوں سے معاف کرانے سے پہلے ان کو مہر دیا جانا ضروری ہے۔ اور اگر یہ مہر ایسے وقت میں دیا جاتا ہے جب ان کو اپنی ضروریات کی خبر نہیں یا جبکہ والدین ان سے لینا چاہتے ہیں تو یہ ناجائز ہے اور بردہ فروشی ہے۔ جو کسی طرح درست نہیں ہو سکتی۔

اگر بردہ فروشی کی صورت نہ بھی ہو تو بھی ناجائز ہے کہ ایسا فعل کیا جائے جس سے عورت کو نقصان پہنچے۔ ایسا سودا دھوکا ہے۔ ناجائز ہے۔ ایک بچہ اگر اپنا مکان بیچ دے تو کیا یہ سودا درست ہو گا۔ یقیناً "نہیں کیونکہ اس کو ابھی اپنے نفع و نقصان کا علم نہیں۔ اس لئے اس حالت میں اگر وہ ایسا کام کرے گا۔ تو درست تصور نہیں کیا جائے گا۔ اسی طرح عورت کا مہر اگر اس کی ناسمجھی کی حالت میں جبکہ اس کو آئندہ پیش آنے والے اخراجات کا علم نہیں' لے لیا جائے تو یہ ٹھیک نہیں۔

ہاں اگر عورت کو مہر مل جائے اور وہ اس پر چار پانچ سال ہو گئے ہوں یا کم از کم ایک سال تک اس کے پاس روپیہ رہ چکا ہو تو پھر اگر وہ اس کو اپنے خاوند یا ماں باپ کو دے دے تو میں کہوں گا درست ہے اور پسندیدہ۔ اگر کسی عورت کا مہر ایک ہزار ہو اور اسے خاوند ایک لاکھ اپنی طرف سے دے دے تو میں کہتا ہوں کہ وہ عورت اگر گھر بار کی ضروریات اور حالات سے واقف ہونے کے بعد ایک لاکھ ایک ہزار روپیہ بھی ماں باپ کو دے دے تو میں کہوں گا اس نے بہت اچھا کیا۔ لیکن اگر ماں باپ شادی کے وقت ہی لیتے ہیں تو یہ بردہ فروشی ہے۔ جو گناہ ہے۔ لیکن جو عورت شادی کے بعد ماں باپ کی مدد کرے گی اور اپنی ضروریات کو سمجھتے ہوئے مہر کی رقم ہی نہیں بلکہ اس سے بھی زیادہ ماں باپ کو دے گی وہ خدا تعالیٰ کی مقبول ہو گی۔

ایمان کے درخت کی ٹہنیوں کو بھی بیماریوں کا خطرہ رہتا ہے اس روحانی امراض کے خطرہ کو دور کرنے کا طریق انفاق فی سبیل اللہ ہے اس سے روحانی درخت کی ٹہنیوں میں مضبوطی آجاتی ہے۔

ہر احمدی کو ہر وقت یہ دعا کرتے رہنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہم سے جو کام لینا چاہتا ہے اس میں ہم کمزوری نہ دکھائیں۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

# ہماری تاریخ

حضور نے ایک موقعہ پر فرمایا:۔

اس وقت صرف چند لوگ ایسے ہیں جن کے ذریعہ ہمیں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے) کے زمانہ کی باتیں مل سکتی ہیں۔ مفتی صاحب ہیں شیخ یعقوب علی صاحب ہیں (اللہ تعالیٰ دونوں سے ہمیشہ راضی رہے) بڑے بڑے تو یہی ہیں۔ جو ایڈیٹر بھی تھے۔ اور جن کو کثرت سے آپ کی باتیں سننے کا موقع ملا۔ تیسرے پیر سراج الحق صاحب تھے ان کو بھی خوب باتیں یاد تھیں۔ مفتی صاحب اور شیخ یعقوب علی صاحب بدر اور الحکم کے ایڈیٹر تھے۔ اور مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ ان پر بعض دفعہ ناراضگی کا اظہار بھی فرمایا کرتے تھے۔

آپ فرماتے تھے کہ یہ تو ہمارے لئے اس طرح ہیں جس طرح مردہ کے لئے منکر نکیر ہوتے ہیں۔ ہم یونہی بات کرتے ہیں اور یہ چھاپ دیتے ہیں۔ اور دشمن پیچھے پڑ جاتے ہیں۔ مگر باوجود اس کے آپ ان کی بہت قدر کرتے تھے۔ مفتی صاحب کو تو آپ اپنے خاص رفقاء میں شمار کیا کرتے تھے اسی طرح شیخ یعقوب علی صاحب بھی آپ کے بڑے مقرب اور پیارے تھے۔ پس ان لوگوں کے متعلق یہ کہنا کہ یہ غیر مستند ہیں علم تاریخ سے ناواقفی کی بات ہے...... بعض اوقات انسان بات کا مطلب غلط سمجھ لیتا ہے مگر اس وجہ سے اسے غیر مستند نہیں کہا جا سکتا۔ غیر مستند اور ناقابل اعتبار اسے کہا جاتا ہے۔ جو غلط طریق اختیار کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں عقل اور سمجھ دی ہے۔ اگر کوئی ایسی بات کسی روایت میں ہو جو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے چلن اور کیریکٹر کے خلاف ہو۔ آپ کی عام تعلیم کے خلاف ہو تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ راوی کو غلطی لگی ہے۔ یہ نہیں کہہ سکتے کہ وہ غیر مستند ہے۔

تو انسان کو اس علم کے بارے میں جسے وہ جانتا نہیں بات کرتے وقت بہت احتیاط کرنی چاہئے۔ ایسی بات کرنے والا شخص علم تاریخ سے قطعاً "ناواقف ہے۔ تاریخ کا علم بڑا پیچیدہ علم ہے۔ کسی تاریخی بات کو سمجھنے کے لئے اس زنجیر کو سمجھنا بھی ضروری ہوتا ہے جس سے وہ بات چلتی ہے اگر کوئی شخص کسی دوسرے علم میں دسترس رکھتا ہے تو اس کے یہ معنی نہیں کہ وہ تاریخ کے علم کا بھی ماہر ہے۔ ایک بڑے فلاسفر کا ڈاکٹری کے علم میں ماہر ہونا ضروری نہیں۔ اسی طرح ایک بڑے سے بڑا ڈاکٹر لازماً" فلاسفر نہیں ہو سکتا۔ اور جس علم سے واقفیت نہ ہو اس میں دخل دینا غلط طریق ہے اور ایسی باتیں کرنا آداب کے خلاف ہے میں بھی یہ مانتا ہوں کہ مفتی صاحب کی روایت میں غلطی ہو سکتی ہے۔ اور اگر کہنے والے کے علم میں ایک بات غلط ہے تو ممکن ہے میرے نزدیک دس باتیں غلط ہوں۔ لیکن اس کے باوجود ان لوگوں کی خدمات اور اس احسان میں جو تاریخ لکھ کر انہوں نے جماعت پر کیا ہے کوئی فرق نہیں آسکتا۔ غلطیاں شائد میں دوسروں سے زیادہ جانتا ہوں مگر ان کی بناء پر ان کو ناقابل اعتبار قرار نہیں دیا جا سکتا۔ جس طرح میں نے بتایا ہے کہ پرانے مفسرین کی کسی غلط بات کی بنیاد پر ان کی خدمات کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ بعض نادان مجھ سے یہ بات سن کر کہ پرانے مفسرین نے فلاں بات لکھی ہے کہہ دیا کرتے ہیں کہ ان تفسیروں میں کیا رکھا ہے۔ مگر میں جس سے کسی غلط بات کا علم حاصل کر کے وہ یہ الفاظ کہتے ہیں ان کے احسان کو مانتا ہوں اور میری گردن ان کے بار احسان سے اٹھ نہیں سکتی۔ اگر وہ لوگ لغوی' صرفی' نحوی بحثیں نہ کرتے اور وہ ذخائر جمع نہ کر جاتے اگر وہ اس قدر وقت صرف نہ کرتے تو آج ان باتوں پر ہمیں وقت لگانا پڑتا۔ پھر اگر ہم ان کے ممنون نہ ہوں تو یہ غداری اور ناشکری ہو گی۔ انہوں نے قرآن کریم کی ایسی خدمت کی ہے کہ اگر وہ آج ہوتے تو بے شک وہ اس احسان کی بھی قدر کرتے جو خدا تعالیٰ نے ہمارے ذریعہ کیا ہے۔ مگر اس حصہ میں جو خدمت قرآن میں ان کا ہے ہم بھی ان کی شاگردی سے دریغ نہ کرتے۔

پس ہمارے نوجوانوں کو بہت احتیاط سے کام لینا چاہئے اور حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے رفقاء کی عزت و احترام میں فرق نہ لانا چاہئے میں یہ نہیں کہتا کہ وہ جو کچھ کہیں اسے مان لیں میں خود بھی ہر بات کو نہیں مانتا مگر اس کے یہ معنی نہیں کہ وہ ناقابل اعتبار ہیں۔ اگر کوئی بات غلط ہے تو اس کی وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ ممکن ہے اس وقت راوی کی توجہ کسی اور طرف ہو ممکن ہے اس نے ساری بات سنی ہی نہ ہو پھر یہ بھی ممکن ہے ساری بات سنی تو ہو مگر غلط سمجھی ہو۔ مگر اس کی وجہ سے اسے ناقابل اعتبار نہیں کہا جا سکتا......

باقی صفحہ ۵ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نسیم سیفی

# میاں محمد شفیع (م۔ش)

گذشتہ بدھ کے روز میاں محمد شفیع (م۔ش) لاہور میں وفات پا گئے اور اس سے اگلے روز سوگواروں کی ایک بڑی تعداد کی موجودگی میں انہیں لاہور ہی میں دفن کر دیا گیا۔ پاکستان میں غالباً" اردو اور انگریزی زبان کے صحافیوں میں م۔ش۔ سب سے زیادہ معروف کہے جاسکتے ہیں۔ ان کا تعلق سول اینڈ ملٹری گزٹ سے بھی رہا اور ڈان' پاکستان ٹائمز اور نوائے وقت سے بھی۔ انہوں نے اپنا بھی ایک ہفتہ وار نیم سیاسی رسالہ نکالا۔

میں اور حمید نظامی دونوں سانگلہ ہل سنٹر ضلع شیخوپورہ سے میٹرک پاس کر کے اسلامیہ کالج لاہور میں داخل ہوئے۔ ۱۹۳۴ء میں۔ وہ ایام کالجوں کے احمدی طلباء کے لئے خاصے سخت تھے لیکن میں نے دیکھا کہ نہایت نرم روئی کے ساتھ بات کرنے والے حمید نظامی دوسرے طلباء سے بہت مختلف تھے۔ ان کے دل میں خدمت خلق کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا۔ چنانچہ جب ان سے پوچھا جاتا کہ وہ تعلیم مکمل کرنے کے بعد کیا کریں گے تو وہ جواب دیتے۔ خدمت خلق۔ ہمارے کالج کے ساتھی م۔ش۔ اور عبدالستار نیازی ہم سے ایک دو سال آگے تھے۔ چنانچہ جب ۱۹۳۶ء میں ایف۔ اے۔ پاس کیا تو حمید نظامی م۔ش۔ اور عبدالستار نیازی نے پنجاب مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن قائم کی۔ اور جیسا کہ قارئین جانتے ہیں م۔ش۔ اور حمید نظامی نے نہایت سنجیدگی کے ساتھ ملکی سیاست میں حصہ لینا شروع کیا اور بہت کار آمد ثابت ہوئے۔ ان سے بعد میں کبھی ملنے کا موقعہ نہ ملا۔ میں مغربی افریقہ چلا گیا۔ م۔ش۔ اخبارات میں بطور رپورٹر اور چیف رپورٹر کام کرتے رہے۔ حمید نظامی نے اپنا اخبار "نوائے وقت" نکال لیا۔ واپسی پر جب میں نے تحریک جدید کی طرف سے ماہنامہ تحریک جدید اردو اور انگریزی زبان میں، شائع کرنا شروع کیا اور اس کا ایک پرچہ م۔ش۔ کو بھی بھیجنا شروع کیا تو کچھ عرصے کے بعد م۔ش۔ کا مجھے خط ملا کہ آپ کے پرچے کی دوسری خوبیوں کے علاوہ مجھے جو بات سب سے زیادہ پسند آئی ہے وہ یہ ہے کہ اس میں کوئی غلطی نہیں ہوتی۔ حقیقت یہ ہے کہ کچھ عرصے سے اخبارات میں اور خاص طور پر انگریزی اخبارات میں خاصی غلطیاں ہو رہی ہیں۔ پروف ریڈنگ ناقص معلوم ہوتی ہے چنانچہ چونکہ انہیں اس بات کا تجربہ بھی تھا اور احساس بھی اس لئے انہوں نے بغیر میرے پوچھے مجھے اپنی اس رائے سے آگاہ کیا کہ تحریک جدید کے انگریزی حصہ میں انہیں کبھی کوئی غلطی نظر نہیں آئی۔ انہیں اس بات کا اتنا زیادہ احساس تھا کہ مجھے یاد ہے کہ کچھ عرصے کے بعد انہوں نے پھر مجھے لکھا کہ میں اپنی طبیعت کے مطابق انگریزی درست لکھی ہوئی دیکھ کر خوش ہوتا ہوں۔ مجھے آپ کے پرچے میں کبھی کوئی پروف ریڈنگ کی غلطی نظر نہیں آئی۔ شائد ماہنامہ تحریک جدید کی وجہ سے انہیں مجھ سے کچھ انس ہونے لگا اور انہوں نے انگریزی حصہ کے علاوہ اردو حصہ میں میری نظموں کے متعلق بھی اپنی رائے کا اظہار شروع کر دیا۔ اس سلسلے میں ایک عجیب بات یہ ہوئی کے ان کا مجھے ایک خط ملا کہ آپ اپنا ایک شعر مجھے دے دیجئے۔ اور پھر بھول جائیے کہ یہ شعر آپ نے کہا تھا۔ میں اس شعر کو اپنانا چاہتا ہوں اور اسے میں ہمیشہ اپنا ہی شعر سمجھوں گا۔ ان کی خواہش بڑی پیاری تھی۔ میں نے اپنا ایک شعر ان کی خدمت میں پیش کر دیا اور ان سے کہا کہ اب یہ شعر انہی کا ہے میں اسے کبھی اپنا نہیں سمجھوں گا۔ وہ بہت خوش ہوئے۔ ان کی بیماری کے ایام میں جب بھی مجھے اطلاع ملتی کہ وہ بیمار ہیں اور علاج کے باوجود تسلی بخش طور صحت نہیں ہو رہی تو میں الفضل میں ان کے لئے دعا کا اعلان کرواتا۔ چنانچہ وہ اس قسم کے اعلان دیکھ کر مجھے شکریہ کا خط لکھتے۔ احمدیہ جماعت میں اگرچہ وہ دیگر اخبارات اور کالموں کی وجہ متعارف تھے لیکن انہیں احمدیہ جماعت سے متعارف کروانے والی سب سے اہم بات یہ تھی کہ انہوں نے ایک دفعہ پاکستان کے انتہائی مشکل حالات میں حضرت امام جماعت الثانی کا ایک بھرپور انٹرویو شائع کیا تھا۔ در حقیقت وہ نہایت سنجیدہ مزاج کے مالک تھے۔ اور حقائق کو بہتر طور پر سمجھنے کی صلاحیت رکھتے تھے۔ احمدیہ جماعت سے ان کے دوستانہ تعلقات تھے۔ ربوہ کی بعض تقاریب میں شرکت کے موقع پر ان سے ملاقات کا موقع بھی ملتا رہا۔

میرے ساتھ ان کی دوستانہ خط وکتابت تھی اور اس طرح ان کے بہت سے خطوط میرے پاس موجود ہیں اگر کبھی کوئی دوست ان کے سوانح حیات تحریر کریں اور ان کے خطوط کو شامل اشاعت کرنا ہو تو میں یہ تمام ان کی خدمت میں پیش کردوں گا۔

اللہ تعالیٰ محترم میاں محمد شفیع صاحب (م۔ش) سے مہربانی کا سلوک فرمائے۔

---

ادیان عالم

# تعلیم و تربیت

سوال۔ محمد رسول اللہ ﷺ کب اور کہاں پیدا ہوئے۔

جواب۔ ۱۲ ربیع الاول بمطابق ۲۴ اپریل ۵۷۱ء کو جزیرہ نما عرب کے شہر مکہ میں پیدا ہوئے۔

سوال۔ آپؐ کا نام' کنیت اور لقب بتائیں۔

جواب۔ آپؐ کا اسم مبارک محمد ﷺ کنیت ابوالقاسم اور لقب امین و صدوق تھا۔

س۔ آپؐ کے دادا' والد' اور والدہ ماجدہ کے نام کیا ہیں۔

ج۔ دادا حضرت عبدالمطلب والد حضرت عبداللہ اور والدہ حضرت آمنہ بنت وہب۔

س۔ آپؐ کے والد محترم اور والدہ ماجدہ نے کب وفات پائی۔

ج۔ آپؐ کے والد حضرت عبداللہ تو آپ کی پیدائش سے چند ماہ پہلے وفات پا گئے۔ اور والدہ ماجدہ کا وصال اس وقت ہوا جب کہ آپؐ ۶ برس کے تھے۔

س۔ آپؐ کی مرضعہ (یعنی دودھ پلانے والی خاتون) کا نام کیا تھا۔

ج۔ حضرت حلیمہ سعدیہ۔

س۔ حضور ﷺ کی پہلی شادی کس عمر میں اور کس کے ساتھ ہوئی۔

ج۔ ۲۵ سال کی عمر میں حضرت خدیجہؓ سے بحالت بیوگی ہوئی۔ جبکہ حضرت خدیجہؓ کی عمر ۴۰ سال تھی۔

س۔ آنحضرت ﷺ کی ازواج مطہرات کے نام بتایئے۔

ج۔ ۱۔ حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ۔ ۲۔ حضرت سودہؓ بنت زمعہؓ ۳۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ ۴۔ حضرت حفصہؓ بنت حضرت عمرؓ ۵۔ حضرت زینبؓ بنت خزیمہ۔ ۶۔ حضرت ام سلمیٰ ہندؓ بنت امیہ۔ ۷۔ حضرت زینبؓ بنت جحش۔ ۸۔ حضرت جویریہؓ بنت حارث۔ ۹۔ حضرت صفیہؓ بنت حیی بن اخطب۔ ۱۰۔ حضرت ام حبیبہؓ بنت ابو سفیان۔ ۱۱۔ ام ابراہیم حضرت ماریہ قبطیہؓ ۱۲۔ حضرت میمونہؓ بنت حارث۔

نوٹ۔ ۹۔ حضور ﷺ کی ایک وقت میں ۹ سے زائد بیویاں نہیں رہیں۔

ب۔ چار سے زائد بیویوں کی استثناء صرف آپ ہی کے لئے تھی۔

س۔ آنحضرت ﷺ کی صاجزادیوں کے نام بتائیں۔

ج۔ حضرت زینبؓ زوجہ ابوالعاصؓ بن ربیع

۲۔ حضرت رقیہؓ اور حضرت ام کلثومؓ ان کے نکاح ابولہب کے دو بیٹوں عتبہ اور عتیبہ سے ہوئے۔ مگر رخصتانہ سے پیشتر ہی نکاح فسخ ہو گئے۔ بعد ازاں حضرت رقیہؓ اور حضرت ام کلثومؓ یکے بعد دیگرے حضرت عثمانؓ بن عفان کے نکاح میں آئیں۔

۴۔ حضرت فاطمۃ الزاہراؓ زوجہ حضرت علیؓ بن ابی طالب۔

س۔ آپؐ کے صاجزادوں کے نام کیا ہیں۔

چ۔ ۱۔ حضرت قاسم۔

۲۔ حضرت طاہر۔

۳۔ حضرت طیب (ان کا دوسرا نام عبداللہ تھا۔)

۴۔ حضرت ابراہیمؑ

س۔ آنحضرت ﷺ نے کتنی عمر میں دعویٰ نبوت کیا۔

ج۔ ۴۰ برس کی عمر میں۔

س۔ آپؐ پر پہلی وحی کہاں نازل ہوئی۔ اس کی کیفیت بیان کریں۔

ج۔ آپؐ پر سب سے پہلے وحی غار حرا میں نازل ہوئی۔ حضرت جرائیلؑ نے آپ سے مخاطب ہو کر کہا اقراء یعنی پڑھ۔ آپ نے فرمایا ما انا بقارئٍ کہ میں تو پڑھ نہیں سکتا۔ فرشتہ نے آپ کو سینہ سے لگا کر بھینچا اور کہا اقراء مگر آپ کا جواب وہی تھا۔ پھر اس نے دوسری دفعہ اپنے عمل کو دہرایا اور کہا اقراء۔ مگر آپ نے پہلا ہی جواب دیا۔ اس انکار کی ایک وجہ تو یہ تھی کہ آپؐ پڑھنا نہ جانتے تھے۔ دوسرے آپؐ کے دل میں خوف پیدا ہوا۔ کہ اتنی عظیم ذمہ داری کیسے نباہ سکوں گا۔ آخر تیسری مرتبہ فرشتہ نے آپؐ کو سینے سے لگا کر نہایت زور سے

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah



یادِ رفتگان

محمد شفیع خان شہزادہ

# اہلیہ صاحبہ محمد شہزادہ خان افغان

ہماری پیاری والدہ صاحبہ زینب بیگم اہلیہ محمد شہزادہ خان مولوی فاضل طویل علالت کے بعد مورخہ ۲۔ نومبر ۱۹۹۳ء کو شام ساڑھے پانچ بجے انتقال فرماگئیں۔ (یقیناً سب کچھ اللہ تبارک تعالیٰ کے لئے ہے اور سب کو اس کی طرف لوٹ کر جانا ہے)

آپ ۱۱۔ اپریل ۱۹۱۳ء کو مولوی غلام رسول صاحب افغان رفیق بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ہاں پیدا ہوئیں۔ آپ کے نانا جان محترم عبدالغفار خان صاحب افغان تھے اور نانا جان کے بھائی محترم عبدالستار خان صاحب عرف بزرگ صاحب تھے۔ والدہ صاحبہ نے ۱۹۳۰ء میں نصرت گرلز ہائی سکول قادیان سے میٹرک کا امتحان دیا۔ والدہ محترمہ کا نکاح ازراہ شفقت حضرت اماں جان نے ازخود تجویز فرمایا اور اپنے دست مبارک سے دعاؤں کے ساتھ رخصتی عمل مین آئی۔ جہیز بھی آپ ہی نے عنایت فرمایا۔

والدہ محترمہ کو خاندان حضرت بانی سلسلہ سے خاص محبت و عقیدت تھی جو تا مرگ قائم رہی۔ برکت اور دعاؤں کے حصول کے لئے گاہے بگاہے خاندان حضرت بانی سلسلہ کے گھرانوں میں جاتی رہتیں اور یوں انہیں روحانی سکون ملتا۔

جماعتی کاموں میں اور خاص کر مالی تحریکوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتیں۔ اپنا تحریک جدید میں شمولیت کا واقعہ اکثر بیان کرتیں کہ جب حضرت امام جماعت احمدیہ ثانی نے تحریک جدید کا اجراء فرمایا اس وقت میرے خاوند تنگ دست تھے اور اس مبارک تحریک میں حصہ لینے کے قابل نہیں تھے۔ اس وجہ سے وہ سخت غمگین تھے وہ جب گھر آئے تو انہوں نے مجھے اپنی پریشانی کی وجہ بتائی۔ میں نے ان سے کہا اس میں پریشان ہونے کی کون سی بات ہے۔ میری چاندی کی لچھیاں آپ بیچ دیں اور تحریک میں شامل ہو جائیں چنانچہ انہوں نے اگلے روز کا بھی انتظار نہیں کیا بلکہ اسی وقت جاکر لچھیاں بیچ دیں اور مبارک تحریک میں حصہ لیا۔ کچھ عرصہ بعد ہی اللہ تعالیٰ نے ہماری مالی حالت مضبوط کر دی اور میں نے دوبارہ لچھیاں بنوالیں۔ اس پر میرے خاوند بولے "دیکھو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کا کیسے خیال رکھتا ہے۔ ثواب بھی مل گیا اور لچھیاں بھی واپس مل گئیں۔"

والدہ محترمہ کا نام پنج ہزاری مجاہدین کی کتاب میں موجود ہے اور والد صاحب نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ اور اپنی پہلی وفات شدہ بیوی اور تمام بچوں کو مسلسل تحریک جدید میں شامل رکھا چنانچہ پنج ہزاری مجاہدین کی کتاب میں سب کے اسماء درج ہیں اور تا قیامت دعاؤں کے مستحق ٹھہرے ہیں۔ تحریک جدید کے دفتر دوم میں بھی حسب سابقہ والدہ محترمہ نے سب کو اجتماعی طور پر شامل فرمایا اور آخر وقت تک باقاعدگی سے چندہ ادا کرتی رہیں۔ والدہ کہا کرتی تھیں میں تو سب کی طرف سے چندہ دیتی ہوں۔ تم علیحدہ علیحدہ اپنا تحریک جدید کا چندہ بھی دیا کرو۔

آپ موصیہ تھیں۔ ۱۱۔ اگست ۱۹۶۳ء کو آپ کے خاوند یعنی ہمارے ابا جان فوت ہوئے تو عملاً آپ کی کوئی آمدنی باقی نہ رہی لیکن صدق دل سے بیوگی کے دوران پورے تیس برس باقاعدہ حصہ آمد کے زمرے میں نہ صرف چندہ دیتی رہیں بلکہ تحریک جدید، وقف جدید، نصرت جہاں فنڈ و دیگر تحریکوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی رہیں۔ حصہ آمد کے زمرے میں انہوں نے تادم مرگ چندہ ادا کیا ان کے ذمہ کوئی بقایا نہیں تھا۔ گو ان کی کوئی باقاعدہ آمدنی نہیں تھی لیکن ان کا کہنا تھا کہ میرے بچے جس قدر خرچ میری خوراک و ادویات پر اٹھاتے ہیں اس کا ۱/۱۰ مجھے حصہ آمد کے طور پر ادا کرنا ہے جو پیسے انہیں ان کی اولاد کبھی کبھار دیتی وہ سب چندوں میں دے دیتیں۔ والدہ محترمہ اکثر ہمیں نصیحت میں وقتاً فوقتاً مندرجہ ذیل امور کی طرف توجہ دلاتیں۔

۱۔ ہمیشہ نظام امامت سے وابستہ رہنا اس میں بڑی برکتیں ہیں۔

۲۔ جماعتی کاموں میں ہمیشہ حصہ لیتے رہنا۔ اس سے اللہ تعالیٰ زندگی میں برکت دیتا ہے۔

۳۔ لازمی چندہ جات کی باقاعدہ ادائیگی کے علاوہ جماعت کی مالی تحریکوں میں ہمیشہ حصہ لیتے رہنا اس سے اللہ تعالیٰ مال کو زیادہ کرتا ہے اور برکت دیتا ہے۔

وہ گزشتہ چھ برس سے رعشہ کے مرض میں مبتلا تھیں اور آخری تین ماہ تو بیماری نے شدت اختیار کرلی تھی لیکن انہوں نے تادم مرگ کبھی عبادت نہ چھوڑی۔ زیادہ علالت کے دنوں میں بھی کوشش کرتیں کہ میں چارپائی پر بیٹھ کر کرسی کا بازو تھام کر عبادت کروں۔ تلاوت نہایت خوش الحانی سے فرماتیں جب آپ کی آنکھوں میں موتیا اتر آیا اور نظر بہت کمزور ہوگئی تو پھر تلاوت خود تو نہ کرتیں بلکہ بچوں سے سنتیں اور آبدیدہ ہو جاتیں۔ کلام پاک سے محبت کا یہ حال تھا کہ کئی بار اشکبار ہوئیں کہ نہ جانے میں کب اس قابل ہو سکوں گی کہ کلام پاک کی خود تلاوت کرسکوں۔

انہیں درثمین اور کلام محمود پڑھنے کا بڑا شوق تھا۔ بہت سی نظمیں زبانی یاد تھیں اور اکثر پڑھا کرتی تھی۔ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ (اللہ آپ سے راضی ہو) کا کلام بھی کثرت سے پڑھا کرتی تھیں۔ یہ بند تو وجد کے علام میں بار بار پڑھتیں۔

"ہزاروں سجدے تڑپ رہے ہیں تیری جبین نیاز میں"

کتب حضرت بانی سلسلہ سے بہت محبت تھی اور اکثر کوئی نہ کوئی کتاب زیر مطالعہ رہتی۔

آپ خوف خدا رکھنے والی ماں تھیں۔ دعاؤں پر اسقدر بھروسہ کرتیں کہ جب کوئی انہیں اپنی پریشانی سناتا تو فرماتیں حضور کو دعا کے لئے خط لکھو اور خود بھی دعاؤں میں لگ جاؤ۔ دعا ایک ایسا ہتھیار ہے کہ اس سے بڑا ہتھیار دنیا میں اور کوئی نہیں۔ اور پھر فرمایا کرتیں کہ دعا کا ہتھیار ہمیں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے دیا ہے ہمیں اس کی افادیت سے کبھی غافل نہیں ہونا چاہئے۔ انہوں نے ہمیشہ صدقہ و خیرات کو اپنا شعار بنائے رکھا کوئی بھی اہم کام ہو اس کی شروعات صدقہ اور دعا سے کرتیں انہوں نے اپنی تمام زندگی صبر و شکر سے گزار دی وہ کچھ بھی خاوند یا بچوں سے ناراض یا گلہ پر نہ آئیں۔ بہوؤں سے ان کا سلوک نہایت عادلانہ تھا۔ اس سلسلہ میں وہ اکثر حضرت اماں جان کے ارشادات اور طرز عمل کو بطور مثال پیش کرتیں۔ بہوؤں کو بلاوجہ روک ٹوک نہ کرتیں بلکہ کہتیں کہ یہ بھی میری بیٹیاں ہیں۔ جب کوئی گھر میں بہوؤں اور بیٹوں میں جھگڑا یا تنازعہ پیدا ہوتا تو ہمیشہ بہوؤں کا ساتھ دیتیں اور کہتیں کہ سراسر قصور میرے بیٹوں کا ہے۔ جو گرم مزاج ہیں اور تحمل و بردباری سے کام نہیں لیتے۔

تقسیم ہند کے بعد چونکہ مدرسہ احمدیہ احمد نگر میں قائم ہوا اور ان کے خاوند یعنی ہمارے والد صاحب جامعہ احمدیہ میں مدرس تھے لہٰذا والدہ صاحبہ کا زیادہ وقت احمد نگر میں گزرا۔

وہ پچھلے چھ برس سے مسلسل لاہور میں میرے پاس مقیم رہیں چونکہ یہاں پر ان کا علاج ہو رہا تھا۔ وہ دو تین بار اس دوران احمد نگر اور ربوہ بھی گئیں اور ربا امر مجبوری میں انہیں لاہور واپس لے آیا۔ فوت ہونے سے صرف چند دن پہلے انہوں نے نہایت کرب کے عالم میں فرمایا

"تم نے مجھے کیوں ربوہ سے دور رکھا ہوا ہے۔ تم مجھے کب ربوہ لے جاؤ گے؟"

سو ہم حکم ربی سے مورخہ ۲۔ نومبر ۱۹۹۳ء کو ایمبولینس میں والدہ محترمہ کو بعد از وفات لیکر رات ۸ بجے ربوہ کے لئے لاہور سے روانہ ہوئے۔ رات سوا گیارہ بجے ربوہ میں محمد رفیع خان جو میرا چھوٹا بھائی ہے کے گھر پہنچے صبح ۱۰ دس بجے جنازہ اٹھایا گیا اور احاطہ صدر انجمن احمدیہ میں جنازہ مکرم مولانا سید احمد علی شاہ صاحب نے پڑھایا جس میں کثیر تعداد میں احباب جماعت نے شرکت کی۔ قریباً ۱۱ بجے دن بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی اور دعا مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب نے کرائی اور ہم سب دعا کے بعد مغموم دلوں سے واپس لوٹے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ ہماری والدہ کو جنت میں جگہ دے۔ آخر میں والدہ محترمہ کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

## بقیہ صفحہ ۳

بقیہ صفحہ ۳

جن لوگوں کو انبیاء کی صحبت حاصل ہوتی ہے ان سے بھی غلطیاں ہو سکتی ہیں۔ مگر وہ اتفاقی ہوتی ہیں۔ اور غلطی کے امکان کے باوجود یہ کام وہی لوگ کر سکتے ہیں۔ جس نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو دیکھا ہی نہیں اسے اگر کہا جائے کہ آپ کے زمانہ کی تاریخ لکھو تو وہ کیا لکھ سکتا ہے وہ بھی لازماً ان لوگوں کے پاس جانے پر مجبور ہوگا۔ پس کسی بات کی وجہ سے انہیں غیر مستند اور ناقابل اعتبار قرار دینا درست نہیں۔ غلطی کا ہونا اور بات ہے اور غلط کار ہونا اور بات ہے۔ ہم کسی بڑے سے بڑے موقعہ کے متعلق بھی کہہ سکتے ہیں کہ یہ کفر کی بات ہے مگر اس کی وجہ سے اسے کافر نہیں کہہ سکتے۔ اسی طرح کسی بات کے متعلق ہم کہہ سکتے ہیں کہ واقعات اس کی تصدیق نہیں کرتے مگر اس کے یہ معنی نہیں ہوتے کہ مصنف ناقابل اعتبار اور غیر مستند ہے۔

میں نے پہلے بھی کئی بار آپ کو نصیحت کی ہے کہ حضور اکرم ﷺ کی خاموش سیرت گہرے پانی کی طرح ہے اس میں ڈوب کر آپ کے حسن و جمال کا اندازہ کریں تو حیران رہ جائیں گے کہ ان خاموش اداؤں میں خدا کی کتنی گہری محبت پائی جاتی تھی اور توحید کتنی زیادہ اس میں جلوہ گر تھی۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah



بین المملکتی- حالات- واقعات- شخصیات-

نون سین

# بابری مسجد / انہدام کا ایک سال

بھارت میں ایودھیا کے مقام پر بابری مسجد کے شدت پسند ہندوؤں کے ہاتھوں انہدام کو ایک سال ہو گیا ہے کہا جا سکتا ہے کہ بابری مسجد کے انہدام کی پہلی برسی کا موقعہ ہے۔ اور اس موقعہ پر مختلف مقامات پر نہ صرف بموں کے حملے ہوئے ہیں بلکہ چھوٹے چھوٹے فسادات کی بھی اطلاع ملی ہے۔ اگرچہ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ عام طور پر سارے ملک میں امن وامان ہے لیکن ایک دفعہ اس قسم کے فسادات کی جھوٹی موٹی خبریں بھی نشر ہونے لگیں تو یقیناً" فسادات بڑھ بھی جاتے ہیں اور زیادہ علاقے اس کی لپیٹ میں آجاتے ہیں۔ اب تک بعض بموں کے حملے گاڑیوں میں کئے گئے ہیں جہاں پر کچھ لوگ ہلاک بھی ہوئے ہیں اور بہت سے زخمی۔ ان حملوں کی کسی نے ذمہ داری تو نہیں لی لیکن کہا جاتا ہے کہ اگر کوئی تنظیم ان کے پیچھے نہیں ہے تو اکا دکا مسلمان اپنے غصے کے اظہار کے لئے یہ حملے کر رہے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ بعض مسلمان گروہوں نے گذشتہ سوموار کے روز اپنے بھائیوں سے مطالبہ کیا تھا کہ وہ احتجاجی مظاہرے کریں اور اس بات کا اظہار کریں کہ مسجد کے انہدام سے ان کے جذبات کو کس قدر تکلیف پہنچائی گئی ہے۔ بھارت کی حکومت نے یہ وعدہ تو کر رکھا ہے کہ مسجد دوبارہ بنا دی جائے گی۔ لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ ابھی تک وہ حالات کو سازگار نہیں سمجھتی اور ایک مشکل جو اس راستے میں حائل ہے وہ یہ ہے کہ مسلمانوں کا مطالبہ یہ ہے کہ مسجد عین اسی جگہ پر بنائی جائے جہاں پہلے موجود تھی۔ جبکہ شدت پسند ہندو کسی صورت میں یہ بات برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ وہ تو اپنے رام جنم بھومی مندر کے قرب وجوار میں بھی کوئی مسجد نہیں بنانے دینا چاہتے۔ دیکھنے والی بات یہ ہے کہ حکومت کب حالات کو سازگار سمجھے گی اور اس مسجد کی تعمیر کا وعدہ پورا کرے گی۔

## بنگلہ دیش / بھارت

گذشتہ اتوار کے روز بنگلہ دیش اور ہندوستان کے وزرائے خارجہ نے آپس کے دیرینہ مسائل حل کرنے کے لئے گفت وشنید میں ڈھاکہ میں حصہ لیا۔ کہا جاتا ہے کہ اس موقعہ پر ہندوستانی ہائی کمیشن کے باہر تقریباً" ۳۰۰ افراد نے بابری مسجد کے انہدام کے سلسلے میں مظاہرہ کیا سفارتی ذرائع نے بتایا ہے کہ ہندوستان کے خارجہ امور کے وزیر دنیش سنگھ اور بنگلہ دیش کے وزیر خارجہ مستفیض الرحمان خاں نے پانی کے مسئلہ پر اور مہاجرین کے مسئلہ پر تفصیلی گفت وشنید کی۔

بنگلہ دیش کو اس بات کی شکایت ہے کہ اسے ملنے والا پانی ہندوستان خود اپنے استعمال میں لا کر بنگلہ دیش کو تباہی کے کنارے پہنچا رہا ہے۔ یہ پانی گنگا کا ہے۔ اور بنگلہ دیش میں اسے پدما کہتے ہیں۔ اور اسی طرح بعض دیگر دریاؤں کا پانی بھی جو بنگلہ دیش تک پہنچنا چاہئے اسے ہندوستان ہی میں استعمال کر لیا جاتا ہے۔

## امن کا راستہ؟

اسرائیلیوں اور فلسطینیوں کے ایک دوسرے پر حملوں کے باوجود یزک رابین نے کہا ہے کہ اسرائیل نے یہ فیصلہ کر رکھا ہے کہ وہ امن کے راستے سے نہیں ہٹے گا اور اب اس نے فلسطینیوں کو حق خود ارادیت دیا ہے تو وہ اس پر پوری طرح عمل کرے گا۔ انہوں نے مزید کہا کہ یہودیوں کو مار کر فلسطینی اسرائیل کو اس راستے سے ہٹا نہیں سکتے۔ ان کا فلسطینیوں کا شائد یہ خیال ہو کہ وہ اکا دکا یہودی کو ہلاک کر کے اسرائیلیوں کو اس معاہدے کے توڑنے پر مجبور کر دیں گے جو انہوں نے فلسطینیوں نے کے ساتھ کیا ہے لیکن ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا جو لوگ تشدد پسند ہیں۔ اور امن کی راہ میں روک بنتے ہیں ان کے ساتھ ہم مسلسل لڑائی جاری رکھیں گے۔ اور انہیں کسی صورت بھی معاف نہیں کریں گے۔ جہاں تک حمص اور اسلامی جہاد کے لوگوں کا تعلق ہے وہ جتنے بھی روڑے اٹکانا چاہیں اٹکا لیں ہم اس بات کی ہرگز پرواہ نہیں کریں گے۔ ہم دہشت گردوں کے ساتھ ہمیشہ سے لڑتے رہے ہیں اور ہمیشہ لڑتے رہیں گے۔ ہمارا معاہدہ ان لوگوں کے ساتھ ہے جو خود امن سے رہنا چاہتے ہیں اور قانون کی پابندی کرتے ہوئے دوسروں کو بھی امن کی زندگی بسر کرنے کا موقعہ دینا چاہتے ہیں اگر کوئی شخص ہمارے ارادوں کی راہ میں حائل ہو گا تو ہم یقیناً" مزاحمت کریں گے۔

انہوں نے یہ بھی بتایا کہ تنظیم آزادی فلسطین کے ساتھ کئے گئے معاہدے کے مطابق مغربی کنارے کے شہر جریکو اور غازہ پٹی سے ان کی فوجیں ۱۳ دسمبر تک نکل آئیں گی ۱۳ دسمبر وہ تاریخ ہے جب سے اس علاقے کا کنٹرول فلسطینیوں کے ہاتھ میں چلا جائے گا اور وہ اس پر اپنا اقتدار جمانے کے لئے اپنی پولیس اور اپنی فوج قائم کریں گے۔

## اسرائیلی وزیر اعظم

اسرائیل کے وزیر اعظم نے کہا ہے باوجود اس کے تنظیم آزادی فلسطین اور اسرائیل کے درمیان ہونے والی گفت وشنید میں جلد جلد کامیابی کے امکانات نہیں پیدا ہو رہے اور کہا جا سکتا ہے کہ اس گفت وشنید پر ضرورت سے زیادہ وقت صرف ہو رہا ہے انہیں امید ہے کہ تنظیم آزادی فلسطین اور اسرائیل کے درمیان فلسطینیوں کے حق خود ارادیت کا جو معاہدہ ہوا ہے اس پر عمل درآمد کیا جائے گا۔ انہوں نے مزید کہا کہ اس سلسلے میں مایوسی کا اظہار کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ اسرائیل کی طرف سے انہوں نے اس بات کی یقین دہانی کی کہ وہ ہر ممکن کوشش کر کے اس بات کو یقینی بنائے گا کہ فلسطینیوں کو حق خود ارادیت ملنا چاہئے اور وہ معاہدے کے مطابق اپنی حکومت بنا سکیں۔ یہ معاہدہ ۱۳ ستمبر کو عمل میں لایا گیا تھا اور اس وقت سے لے کر اب تک اس معاہدے سے تعلق رکھنے والے مختلف امور پر مختلف مقامات پر گفت وشنید ہو چکی ہے۔ دو باتیں جو تاخیر کا باعث بن رہی ہیں۔ وہ یہ ہیں کہ تنظیم آزادی فلسطین چاہتی ہے کہ دس ہزار فلسطینی جو قید میں پڑے ہوئے ہیں انہیں فوری طور پر رہا کیا جائے۔ اور غازہ پٹی اور مغربی کنارے سے اسرائیلی فوجیوں کو بالاقساط نکالنے کی بجائے ایک ہی دفعہ نکالا جائے۔ تاکہ جب بھی فلسطینی اپنی حکومت کا آغاز کریں انہیں اس بات کا یقین ہو کہ انہیں اپنے علاقے پر پورا کنٹرول حاصل ہے۔ جیسا کہ پہلے بتایا گیا ہے اسرائیل ان قیدیوں کو بالاقساط رہا کرنا چاہتا ہے اور اس طرح اس بات کا بھی امکان چاہتا ہے کہ بعض قیدی جنہیں وہ زیادہ خطرناک سمجھتا ہے رہا نہ کرے۔ اندریں حالات اسرائیلیوں اور فلسطینیوں کے تعلقات کی خوشگواری متاثر ہو رہی ہے۔ اور اکا دکا فلسطینی بھی اسرائیلی فوجیوں کے ہاتھوں مارے جا رہے ہیں۔ اور اسرائیلی بھی فلسطینیوں کے ہاتھ ہلاک ہو رہے ہیں اور اس پر مظاہرے بھی کئے جا رہے ہیں

بقیہ صفحہ ۴

بھینچا اور کہا اقراء۔ اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا۔ اس بار آپؐ اپنے رب کا نام سن کر اس پیغام کے پہنچانے پر کمربستہ ہو گئے۔

س۔ آپؐ کی پہلی وحی پر حضرت خدیجہ کا کیا رد عمل تھا۔

ج۔ جب حضور غار حرا سے لوٹے تو آپؐ نے گھبراہٹ کے عالم میں حضرت خدیجہؓ کو سارا واقعہ سنایا اور فرمایا مجھے تو اپنے نفس کے متعلق ڈر پیدا ہو گیا ہے مگر حضرت خدیجہؓ نے آپؐ کی تصدیق کرتے ہوئے کہا۔ نہیں۔ نہیں۔ ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا۔ خدا کی قسم اللہ آپؐ کو کبھی رسوا نہیں کرے گا۔ آپؐ صلہ رحمی کرتے ہیں۔ اور لوگوں کے بوجھ بٹاتے ہیں اور معدوم اخلاق اپنے اندر جمع کئے ہوئے ہیں آپؐ مہمان نوازی کرتے ہیں۔ اور تمام حوادث میں حق وصداقت کا ساتھ دیتے ہیں۔

س۔ مردوں' عورتوں' بچوں' غلاموں' بادشاہوں' عیسائیوں' ایرانیوں' اور رومیوں میں سے سب پہلے کون کون آپؐ پر ایمان لائے۔

ج۔ مردوں میں سے حضرت ابو بکرؓ عورتوں میں سے حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ بچوں میں سے حضرت علیؓ غلاموں میں سے حضرت زیدؓ بن حارثہ بادشاہوں میں سے اصحمہؓ نجاشی شاہ حبشہ عیسائیوں میں سے ورقہ بن نوفل۔ ایرانیوں میں سے حضرت سلمانؓ فارسی رومیوں میں سے حضرت صہیبؓ رومی سب سے پہلے مسلمان ہوئے۔

س۔ آنحضرت ﷺ نے کن بادشاہوں کے نام تبلیغی خطوط لکھے۔

ج۔ ۱۔ ہرقل قیصر روم
۲۔ خسرو پرویز کسریٰ ایران
۳۔ اصحمہ نجاشی شاہ حبشہ
۴۔ مقوقس شاہ مصر
۵۔ حارث بن ابی شمر رئیس غسان
۶۔ ہودہ بن علی رئیس یمامہ
۷۔ منذر تیمی رئیس بحرین

س۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال کب اور کس عمر میں ہوا۔ آپؐ کا روضۂ مبارک کہاں ہے؟

ج۔ آپ ۲۶ مئی ۶۳۲ھ بمطابق یکم ربیع الاول ۱۱ ہجری کو ۶۳ سال کی عمر میں رفیق اعلیٰ سے جا ملے آپؐ مدینہ منورہ میں حضرت عائشہؓ کے حجرہ مبارک میں دفن ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah



## بقیہ صفحہ ۱

منعقد ہوئی۔

مکرم سید قمر سلیمان احمد صاحب نے محترم حافظ صاحب موصوف کی خدمت میں سپانامہ پیش کیا۔ انہوں نے بتایا کہ مکرم حافظ صاحب ۱۹۵۳ء میں مجوکہ ضلع خوشاب میں پیدا ہوئے جامعہ احمدیہ سے شاہد پاس کیا۔ اور حدیث کے مضمون میں خصوصی امتیاز پایا۔ ۱۹۷۶ء میں ماہنامہ خالد کے ایڈیٹر بنے اور اس کے بعد مجلس عاملہ مرکزیہ میں تربیت اور تعلیم کے مہتمم اور نائب صدر رہے۔ نومبر ۱۹۸۹ء میں آپ صدر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان مقرر ہوئے اور اس عہدہ جلیلہ پر عرصہ چار سال متمکن رہے۔ آپ کا دور ایک کامیاب دور تھا۔ آپ نے دور دراز تک کی مجالس کے بکثرت دورے کئے۔ آپ کے دور میں سپورٹس ریلی کا اجراء ہوا' ہا ئیکنک کلب جاری ہوا' کمپیوٹر آیا' ضلعی اجتماعات زیادہ' مستحکم ہوئے' علاقائی اجتماعات شروع ہوئے' بین العلاقائی مقابلے شروع ہوئے' میڈیکل کیمپس کے ذریعے خدمت خلق کا وسیع سلسلہ چلا' اسیران اور مظلومان کی خدمت میں وسعت ہوئی' دعوت الی اللہ میں نمایاں کامیابی حاصل ہوئی' خدام کی تربیت کے لئے ریفریشر کورسز کثرت سے ہوئے' سالانہ ڈائری کا آغاز ہوا' تاریخ خدام الاحمدیہ جلد اول شائع ہوئی' بچوں کے لئے ۲۰ نئی کتب طبع ہوئیں'

مکرم حافظ مظفر احمد صاحب نے اپنے مختصر الوداعی خطاب میں خدام کا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا۔ اور کہا کہ جہاں تک کسی خدمت کا تعلق ہے وہ ملی تو حضرت امام جماعت کی دعاؤں سے اس کی توفیق ملی۔ قومیں افراد سے نہیں بلکہ نظام سے بنتی ہیں۔ اور ہماری جماعت کے نظام میں امامت سے وابستگی نمایاں ترین خوبی ہے۔ جو فرد بھی قیادت میں آگے آئے گا اللہ اسے توفیق دے گا کہ وہ بڑھ چڑھ کر خدمت بجالائے۔ آپ نے کہا کہ نظام امامت سے یہ محبت نسلاً بعد نسلٍ جاری ہے اور اللہ نے چاہا تو جاری رہے گی۔ انہوں نے کہا کہ اس موقعہ پر میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول دوہراتا ہوں جنہوں نے اپنے عظیم مقام کے باوجود یہ فرمایا تھا کہ میں تو یہ چاہتا ہوں کہ اگر میں برابر چھوٹ جاؤں تو بہت بڑی بات ہے۔ نہ مجھے کسی کام کا اجر ملے اور نہ مجھ سے کوئی پوچھ گچھ ہو۔ یہی تقویٰ شعار لوگوں کا کام ہے۔ محترم حافظ صاحب نے آخر میں تمام ساتھی کارکنان اور قائدین علاقہ و اضلاع کا ان سے تعاون کرنے پر شکریہ ادا کیا۔

بعد ازاں صدر مجلس مکرم راجہ منیر احمد خان نے احباب کی آمد پر شکریہ ادا کیا اور اپنے لئے دعا کی درخواست کی کہ جس طرح مجھ سے پہلے صدور کو کامیابی سے اپنے دور گزارنے کی توفیق ملی اللہ تعالیٰ مجھے بھی محض اپنے فضل سے کام کی توفیق دے اور مجلس خدام الاحمدیہ کو دن دگنی اور رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔

آخر میں تقریب کے صدر محترم مرزا عبدالحق صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع سرگودھا نے دعا کرائی جس کے بعد احباب کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا۔

## بقیہ صفحہ ۲

آپ کی وفات پوری جماعت کے لئے ایک صدمہ عظیم ہے۔ موصوفہ نے اپنے پیچھے والدین' چار بہنوں' دو بھائیوں کے ساتھ ساتھ ایک نہایت صابر و شاکر خاوند' دو بیٹے اور ایک بیٹی چھوڑے ہیں۔ ہم سب ان کے غم میں برابر کے شریک ہیں اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صبر جمیل عطا فرمائے بچوں کا حامی و ناصر ہو اور ان سب کو اس عظیم صدمہ کو برداشت کرنے کی ہمت عطا فرمائے۔

اللہ تعالیٰ فیضیہ کے درجات بلند کرے اور جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔

موصوفہ کو ۲۷۔ اکتوبر بروز بدھ بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن کیا گیا۔ اور ہمارے پیارے امام حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے لندن میں جنازہ پڑھایا۔

آسمان تیری لحد پہ شبنم افشانی کرے

ممبرات و کارکنات لجنہ اماء اللہ
وان کینیڈا

---

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

---

For All Kinds Of Jewellery
SHARIF GOLD SMITH
Rabwah. ☎ 649

Digitized by Khilafat Library Rabwah


# خبریں

**ربوہ : ۱۱- دسمبر- سردی کا سلسلہ جاری ہے- ربوہ کا درجہ حرارت**
**کم از کم ۹ درجے سنٹی گریڈ**
**اور زیادہ سے زیادہ ۲۵ درجے سنٹی گریڈ**

○ کشمیری حریت پسندوں نے کشمیر کو بھارت سے ملانے والی "بانہال سرنگ" تباہ کرنے کی کوشش کی۔ اگر یہ سرنگ تباہ ہو جاتی تو مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوج کی اسلحہ سلائی لائن اور اشیائے ضروریہ کی ترسیل بند ہو جاتی۔

○ پاکستان اور ایران کے مشترکہ اعلامیہ میں بھارت سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ کشمیر میں ظلم و تشدد بند کرے۔ مسئلہ کشمیر کو اقوام متحدہ کی قرار دادوں کے مطابق حل کیا جائے۔ اور بھارت انسانی حقوق کا احترام کرے۔

○ واپڈا کے چیئرمین مسٹر ممتاز حمید نے کہا ہے کہ کالا باغ ڈیم اہم اور شاندار منصوبہ ہے اس سے کسی اور صوبے کو نقصان نہیں پہنچے گا۔ ہر فورم پر بات چیت کے لئے تیار ہیں۔ یہ ڈیم ضرور بنے گا۔

○ الجزائر میں راسخ العقیدہ مسلمانوں اور پولیس میں تصادم سے ۳۱- افراد ہلاک ہو گئے۔ موجودہ حکومت نے اسلامی سالویشن فرنٹ کے خلاف جو کارروائیاں کی ہیں اس کے نتیجے میں پچھلے دو سال میں دو ہزار افراد مارے جا چکے ہیں۔

○ وزیر اعظم محترمہ بے نظیر ترک راہنماؤں سے بات چیت کرنے کے لئے ترکی پہنچیں تو ان کا شاندار استقبال کیا گیا۔ ترک خاتون وزیر اعظم مادام تان سولر نے استقبال کیا۔

○ پاکستان پیپلز پارٹی کے سینئر وائس چیئرمین شیخ محمد رشید احمد نے کہا ہے کہ مرتضیٰ بھٹو دہشت گرد نہیں، حریت پسند ہے اسے رہا کیا جائے۔

○ عوامی نیشنل پارٹی کے سربراہ مسٹر اجمل خٹک نے کہا ہے کہ صدر فاروق لغاری کا یہ کہنا حیران کن ہے کہ آٹھویں ترمیم کا مکمل خاتمہ نہیں ہو سکتا۔ انہوں نے کہا کہ آٹھویں ترمیم کا مکمل خاتمہ ہونا چاہئے اور ۱۹۷۳ء کے آئین کو اصل حالت میں بحال ہونا چاہئے۔

○ پاکستان مسلم لیگ سندھ کے صدر سید غوث علی شاہ نے کہا ہے کہ مسلم لیگ پیپلز پارٹی سے آٹھویں ترمیم کے خاتمے کے لئے ہر طرح کا تعاون کرنے کے لئے تیار ہے۔ شرط یہ ہے کہ پیپلز پارٹی پہلے بہتر ماحول پیدا کرے انہوں نے الزام لگایا کہ سندھ میں مسلم لیگی کارکنوں کے خلاف انتقامی کارروائیاں کی جا رہی ہیں۔

○ نوابزادہ نصر اللہ خان نے کشمیر کے بارے میں قومی اسمبلی کی کمیٹی کی سربراہی کی ذمہ داری قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ انہوں نے اپوزیشن پارلیمانی پارٹی کا اختلافی نکتہ نظر سامنے آنے کے بعد یہ فیصلہ کیا ہے۔

○ مرتضیٰ بھٹو کی گرفتاری کے خلاف سندھ میں ہنگامے ہونے سے ایک شخص ہلاک ہو گیا۔ مرتضیٰ کی رہائی کے لئے سیاف ورکنگ کمیٹی کی اپیل پر کراچی اور حیدر آباد سمیت کئی شہروں میں ہڑتال کی گئی۔ احتجاجی مظاہرے اور ہنگامے ہوئے۔ ایک ڈاک خانے، چھ دکانوں اور آٹھ گاڑیوں کو نذر آتش کر دیا گیا۔ ایک بس سمیت متعدد گاڑیوں کو پتھراؤ کر کے نقصان پہنچایا گیا۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ بے نظیر سے نہ مذاکرات کئے ہیں اور نہ آئندہ کروں گا۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم اخلاقی جرات کا مظاہرہ کریں خود کو اور آصف زرداری کو احتساب کے لئے پیش کریں۔

○ ضلعی حکومتوں کے لئے جو تجاویز مرتب کی گئی ہیں ان کے مطابق ضلعی حکومت کا سربراہ میئر اور چار وزراء ڈپٹی میئر کہلائیں گے۔ ضلعی حکومت کا چیف سیکرٹری ڈی سی ہو گا جبکہ ایس پی ہوم سیکرٹری کہلائے گا۔ سربراہ کا انتخاب ڈسٹرکٹ کونسل کرے گی۔

○ آزاد کشمیر کے وزیر اعظم سردار عبد القیوم نے کہا ہے کہ پاک بھارت خارجہ سیکرٹریوں کے مذاکرات آزادی کشمیر کے لئے خطرناک ثابت ہوں گے۔ کوئی نتیجہ نکلا تو وہ صرف اور صرف بھارت کے حق میں ہو گا۔

○ بلوچستان کے وزیر اعلیٰ نے وزیر جنگلات سرور کاکڑ کو برطرف کر دیا ہے۔ وزیر اعلیٰ نے کہا ہے کہ وہ حکومت کے خلاف تحریک عدم اعتماد کی کوششوں میں مصروف تھے۔

○ ایک اخبار نے خبر دی ہے کہ کالا باغ ڈیم کی فائل دیکھنے کے بعد وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے فیصلہ کیا ہے کہ کالا باغ ڈیم ضرور تعمیر ہو گا۔ تعمیراتی اقدامات کا آغاز کرنے کے لئے ڈپٹی چیئرمین پلاننگ کمیشن سیکرٹری اکنامک افیئرز اور سندھ و سرحد کے چیف سیکرٹریوں اور چیئرمین واپڈا پر مشتمل کمیٹی بنا دی گئی ہے سندھ اور سرحد کی حکومتوں کے مشورہ سے ڈیزائن میں مناسب تبدیلی کی جائے گی۔ متعلقہ وزارتوں کو ہدایت جاری کر دی گئی ہے۔

○ واپڈا کی تفصیلی رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ لوڈشیڈنگ سے اگلے دس سال تک نجات نہیں مل سکے گی۔ واپڈا ۱۹۸۴ء سے لوڈشیڈنگ کے سہارے چل رہا ہے۔ بڑی وجہ مالی وسائل کی قلت ہے۔ ۱۹۹۸ء تک لوڈشیڈنگ ختم کرنے کے لئے ۹۰۰ میگاواٹ کے نئے منصوبوں کا جون ۱۹۹۴ء تک شروع ہو جانا ضروری ہے۔ جبکہ سٹیم پاور پراجیکٹ کا پہلا یونٹ بھی ۱۹۹۶ء تک شروع نہیں ہو سکے گا۔

○ وزیر اعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ اقوام متحدہ کی امتیازی پالیسی سے مسلمانوں کو نقصان پہنچ رہا ہے۔ کشمیر بوسنیا اور آذربائی جان کے ممالک میں مسلمانوں پر ظلم ہو رہے ہیں۔

○ سابق چیف آف آرمی سٹاف جنرل مرزا اسلم بیگ نے کہا ہے کہ ایٹمی پروگرام کے مختلف مراحل سابق صدر اسحاق، موجودہ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو اور میں نے مل کر روکے تھے۔ یورینیم کی افزودگی روکنے کا فیصلہ ہوا تھا۔ انہوں نے کہا کہ ان مراحل کا آغاز ۱۹۸۹ء میں ہوا تھا۔

○ سابق وزیر اعظم نواز شریف نے الزام لگایا ہے کہ میری حکومت سرحد پار کی سازش کی وجہ سے ختم ہوئی۔

○ مسلم لیگ (ن) نے صدر لغاری کے بارے میں موافقانہ پالیسی اپنانے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ صدر کو نشانہ نہ بنایا جائے گا۔

○ افسران کے تبادلے وزیر اعظم پنجاب کے مشیر اعلیٰ کریں گے وزیر اعلیٰ صرف رسمی منظوری دیا کریں گے۔ فیصل صالح حیات کی تیار کردہ فہرست پر وزیر اعلیٰ وٹو کی عمرہ سے واپسی پر فوری عمل در آمد ہو گا۔

○ اسلامک فرنٹ نے عام انتخابات کی اشتہاری مہم پر ساڑھے تین کروڑ روپے خرچ کئے۔ جماعت اسلامی کے دو افراد نے مل کر ایک اشتہاری ایجنسی قائم کی جس نے ان اشتہارات کا ساڑھے سات فیصد کمیشن لیا۔

○ وائس آف جرمنی نے خیال ظاہر کیا ہے کہ ایران ایٹمی ہتھیار بنانے کے لئے پاکستان سے تعاون کی درخواست کر سکتا ہے۔

○ چین کی سخت مخالفت کے باوجود ہانگ کانگ کے گورنر نے جزیرے کے لئے نئی انتخابی اصلاحات کے پروگرام پر عمل در آمد شروع کر دیا ہے اس کے مطابق ووٹر کی عمر ۲۱ سال سے کم کر کے ۱۸ سال کی جا رہی ہے خیال ہے کہ اس کے نتیجے میں برطانیہ اور چین کے درمیان جاری مذاکرات کو سخت دھچکا پہنچے گا۔ پہلے ہی یہ مذاکرات تعطل کا شکار ہیں۔


ہاضمہ اور پیٹ کی تکالیف کا فوری علاج
DIGESTIN (TABLETS) ڈائی جسٹین
مستقل شفاء کیلئے ڈائی جسٹین کے ساتھ اونچی طاقتوں کے چار چار کیپسولز کی متعلقہ کیورنز (CURES) کا استعمال بفضلہ تعالیٰ شاندار نتائج پیدا کرتا ہے۔ مثلاً پیٹ درد، گیس، ہوا، قبض اور بواسیر والے مریض کو ڈائی جسٹین کے ساتھ ساتھ مندرجہ ذیل کیورز اکٹھی استعمال کرانے سے بفضلہ تعالیٰ جلد شفاء ہوگی
FLATULENCE CURE 20/- گیس کیور COLIC CURE 20/- پیٹ درد کیور
PILES CURE 20/- بواسیر کیور CONSTIPATION CURE 20/- قبض کیور
لٹریچر ایک روپیہ کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر طلب کریں۔ پاکستان کے بڑے شہروں میں سٹاکسٹ موجود ہیں
کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی ربوہ فون: ۷۷۱ ، ۶۰۶



پتہ



اکسیر موٹاپا ۳۰/-
ہمدرد نسواں (حبوب اٹھرا) ۱۵/-
دوائی فضل الٰہی برائے اولاد نرینہ ۱۵۰/-
زد جام عشق ۱۲۰/- ۴۸۰/-
اکسیر لیکوریا (کیپسول) ۳۰/-
کلین اپ چہرے کے غیر ضروری بالوں کیلئے ۱۵/-
سفوف اکسیر شوگر ۳۰/-
جدید دواخانہ خدمت خلق گولبازار- ربوہ